ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

خواجہ غلام مرتضیٰ بیر بلوی، احوال و آثار کا تنقیدی جائزہ

(۱۲۵۱ھ/۱۸۳۵ء۔۔۔۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء)

محمد عمران فرید

پی ایچ ڈی اسکالر (فارسی)، شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

imranfarid32@gmail.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد ناصر

صدرِ شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

nasir.persian@pu.edu.pk

Abstract

Hazrat Khwaja Ghulam Murtaza Beerbalvi (RA) was born in 1251 AH (1835 CE) in Beerbal, Shahpur, District Sargodha, to Maulana Muhammad Aslam. In a short span of time, he mastered all the rational and traditional sciences. He acquired proficiency in Tafseer (exegesis), Hadith, Fiqh (Islamic jurisprudence), Nahw (syntax), Mantiq (logic), Badi' (rhetoric), Fara'id (obligatory religious duties), and the fundamentals and branches of Islamic knowledge from his teacher. In his later years, he was afflicted with a stroke, which persisted until his death. On the 15th of Rajab, 1321 AH (corresponding to the evening of a Wednesday), just before sunset, the radiant sun of knowledge and wisdom, who was the pinnacle of Islamic law (Shari'at) and spirituality (Tariqat), withdrew from this transient world and entered the realm of eternal sanctity.

Keywords: Ghulam Murtaza Beerbalvi, Islamic law, Shari'at, Tariqat, Beerbal, Shahpur, Sargodha.

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ بیر بلویؒ ۱۲۵۱ھ قمری بمطابق ۱۸۳۵ مولانا محمد اسلم کے ہاں بیر بل، شاہ پور ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے قلیل عرصہ میں تمام علوم عقلی و نقلی کی تکمیل کی۔ اپنے استاد سے تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، منطق، بدیع،، فرائض اور اصول و فروع کے تمام علوم پر عبور حاصل کیا۔ اواخر عمر میں آپ کو فالج کا مرض ہوا، جس کا اثر وفات تک باقی رہا۔ چنانچہ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۲۱ھ قمری بروز بدھ غروب آفتاب کے قریب آسمان علم و معرفت کا آفتاب علم تاب اور شریعت و طریقت کے اوج کا بدرِ منیر اس جہان فانی سے مخفی ہو کر واصل بارگاہِ قدس ہو گیا۔

دو صدی قبل سرزمین بیر بل کے افق پر طلوع ہونے والے آسمان علم و معرفت کے آفتاب ماہتاب حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علمی و روحانی مقام و مرتبہ کے اعتبار سے ایک فقید المثال شخصیت تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بیر بل شریف ضلع سرگودھا کے ایک مشہور علمی و روحانی خانوادے سے تھا۔ آپ کی ولادت سے قبل ہی ایک مرد صالح نے آپ کے والد کو ایک بلند مرتبہ فرزند کے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی۔ ۱۳ برس کی عمر میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اس وقت تک آپ اپنے والد گرامی سے حفظ قرآن کریم اور ابتدائی درسی کتب پڑھ چکے تھے۔ والد محترم کی وفات کے بعد تحصیل علم کے لئے کئی جید علماء کے ہاں حاضری دی۔(۱) بالآخر حضرت خواجہ غلام نبیِ للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۲۰۶ھ) کی درسگاہ میں سکون قلب و نظر کا سامان میسر ہوا؛ چنانچہ باقی علوم متداولہ کی تحصیل و تکمیل وہیں رہ کر کی اور ۱۸ سال کی عمر میں دستار فضیلت حاصل کر کے اپنے آباء و اجداد کی مسند تدریس پر متمکن ہوئے۔ دوران تعلیم آپ نے اپنے استاذ محترم کی ہدایت پر منازل سلوک طے کرنے کے لیے حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ (م۱۲۷۰ھ) کے پاس حاضری دی، آپ کے دست حق پر بیعت کی، اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔ واپس آکر آپ نے اپنے علاقہ میں درسگاہ قائم کی تو ملک کے طول و عرض سے تشنگان علم کی ایک بڑی تعداد آپ کے گرد جمع ہو گئی۔(۲)

آپ نے اپنی ساری زندگی درس و تدریس اور افراد ملت کی تعلیم و تربیت میں صرف کی۔ علمی نوادرات جمع کرنے کا از حد شوق تھا اس کے لیے کثیر رقوم خرچ کرتے چنانچہ مختلف علوم و فنون پر مشتمل ایک وسیع ذخیرہ کتب قائم کیا۔(۳)

راقم الحروف نے تحقیق کے میدان میں ملک کی نامور شخصیات سے خود سنا ہے کہ حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کی ان چند شخصیات میں سے ہیں جن کے علمی و روحانی شاہکار ان کے تبحر علمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

استاذی المکرم علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

> "آپ نے عمر بھر رشد و ہدایت اور تبلیغ دین کا مشن پوری قوت سے جاری رکھا۔ بدعات اور غیر شرعی رسوم کے انسداد کے لیے بھرپور جہاد کیا اور متعدد خلق خدا کو راہ راست دکھائی۔"(۴)

تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک ناقابل فراموش کردار ادا کرتے ہوئے آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف ایک سخت خط لکھا، جس میں اس کے عقیدہ باطلہ کا دلائل و براہین سے رد کرتے ہوئے اس کو اس کی غلط روش ترک کرنے اور تائب ہونے کا کہا۔ مرزا کے خلیفہ اول حکیم نورالدین کے ساتھ آپ کا تاریخی مناظرہ مشہور ہے جس میں اس کذاب نے منہ کی کھائی اور مناظرہ کا دوسرا دن شروع ہونے سے قبل راتوں رات بھاگ گیا۔ حکیم نورالدین اس کے بعد بھیرہ (جو اس کا آبائی شہر تھا) سے بھی چلا گیا اور ایسا گیا کہ پھر کبھی واپس نہ آیا۔(۵)

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا(۶)

مثل مشہور ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، بعینہ اہل علم کے مقام و مرتبہ کا تعین ان کی علمی وراثت سے کیا جاتا ہے اور ان کی یہ وراثت علم ہی درحقیقت ان کی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہوتی ہے۔ چنانچہ علماء کی خدمات دینیہ کا تجزیہ کرنے کے لیے ان کی میراث علمی کا جائزہ لینا ضروری ہے جسے ہم چار طرح تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱) ان کی تصنیفات و تالیفات
۲) ان کے قائم کردہ مدارس
۳) ان سے تربیت یافتہ افراد
۴) ان کی بلند مراتب صالح اولاد اور ان کے علمی و روحانی کارنامے

آئندہ سطور میں ان چاروں کا ایک عمومی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

تصنیفات و تالیفات:

۱) تفسیر سورۃ الہاکم التکاثر: عربی زبان میں لکھی گئی سورہ تکاثر کی تفسیر ہے۔ آیات قرآنیہ اور احادیث و آثار سے استشہاد کرتے ہوئے، دلکش اسلوب میں لکھی گئی ایک نادر کتاب ہے۔ یونیورسٹی پنجاب میں اس پر تحقیقی مقالہ لکھا جا چکا ہے۔

۲) مصباح الدجی: صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے آپ کا مرتب کردہ مجموعہ احادیث ہے۔

۳) تحفۃ الطلباء: درج بالا مجموعہ حدیث کا اردو ترجمہ اور تشریح ہے۔ جسے آپ نے عام طلباء کے افادہ کے لیے لکھا۔ ۲۰۵ احادیث مبارکہ کے اس مجموعہ کے آغاز میں مقدمہ بھی ہے، نیز اصطلاحاتِ حدیث، رموزِ علم حدیث اور شیخین کا تعارف بھی شامل ہے۔ قدیم اردو زبان استعمال کی گئی ہے۔ بہت سے الفاظ اب متروک ہیں یا ان کا رسم الخط بدل گیا ہے۔

۴) شمس الضحیٰ فی شرح مصباح الدجیٰ: آپ کے مرتب کردہ مجموعہ احادیث مصباح الدجی کی نادر شرح ہے جو آپ نے عربی زبان میں لکھی، نہایت ضخیم کتاب ہے۔ انداز تحریر خالصتاً علمی ہے، پی ایچ ڈی سطح پر یونیورسٹی پنجاب میں تحقیق ہو چکی ہے۔

۵) نزہۃ الناظرین و بھجۃ الطالبین: حدیث کی مشہور کتاب مشارق الانوار میں سے احادیث مبارکہ کا انتخاب ہے جن کی آپ نے عربی زبان میں شرح بھی لکھی ہے۔(۷)

پروفیسر محمد نصراللہ معینی لکھتے ہیں:

> "آپ نے یہ کتاب 1285ھ میں اپنے بیٹے احمد سعید کی تعلیم کے لیے لکھی، جن کی عمر اس وقت دس سال تھی۔ اس سے جہاں آپ کے تلامذہ کی علمی استعداد کا اندازہ ہوتا ہے وہیں اس عظیم مدرسہ کا منہج تدریس بھی سامنے آتا ہے۔"(8)

۶) کتاب المعراج: عربی زبان میں واقعہ معراج سے متعلق ایک نادر کتاب ہے، پنجاب یونیورسٹی میں ایم فل سطح پر اس کی تحقیق ہو چکی ہے۔

۷) ضوابط الصرف: فارسی زبان میں عربی قواعد پر تصنیف کی گئی انتہائی مفید اور جامع کتاب ہے۔

۸) تذکرۃ للمحصنات: آپ کے حلقہ ارادت میں خواتین بھی تھیں، سوان کی تربیت کے لیے عربی زبان میں لکھی گئی کتاب ہے۔ اس سے آپ کی زیر تربیت خواتین کی علمی استعداد کا اندازہ ہوتا ہے۔ یونیورسٹی پنجاب میں ایم فل سطح پر تحقیق ہو چکی ہے۔

۹) تحفۃ العارفین وہدیۃ السالکین: آپ کی یہ تالیف مختلف موضوعات کے مواعظ پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب بھی عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔ یونیورسٹی پنجاب میں تحقیق کے مراحل سے گذر چکی ہے۔

۱۰) نجم الھدیٰ من کلام الاولیاء: فارسی زبان میں لکھی گئی اس کتاب کا قلمی نسخہ ناقص الآخر ہے شروع کے صرف ۱۹ صفحات سلامت ہیں۔

۱۱) لوائح الشیخ عبدالقادر جیلانی: عربی زبان میں لکھے گئے اس مخطوط کا بھی صرف ایک نسخہ دستیاب ہو سکا ہے اور وہ بھی ناقص الآخر ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے کلام سے انتخاب پر مواعظ ہیں۔ آپ نے اس کتاب میں ہر وعظ کا نام لائحہ رکھا ہے۔

۱۲) غایۃ المرام فی تحقیق المولد والقیام لتعظیم سیدالانام

۱۳) مظاہر الحق

۱۴) شرح کنز النحو

۱۵) شرح الشرح مائۃ عامل

۱۶) روضۃ الریاحین من کلام سید المرسلین

۱۷) خلاصۃ الذہب در علم سلوک

۱۸) رسالہ در فضائل رمضان وعیدین

مؤخر الذکر سات کتب کا تذکرہ حضرت کی مختلف سوانح اور آپ کے دور میں لکھی گئی چند اور کتب اور مکتوبات میں ملتا ہے مگر ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکیں (9)۔

مکتوبات:

حضرت غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ملک کے دور دراز گوشوں سے خطوط آیا کرتے، جن میں سے کچھ آپ کے شاگردوں اور متوسلین کے ہوتے اور بعض آپ کے ہم عصر علماء کی طرف سے جن میں فقہی و شرعی موضوعات سے لے کر ذاتی مسائل تک کے متعلق استفسارات ہوتے۔ آپ اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود اپنی طرف آنے والے ہر خط کا اطمینان بخش جواب ضرور لکھتے، اگر طبیعت ناساز ہوتی تو نفس مضمون سمجھا کر کسی شاگرد سے کتابت کروا لیتے۔ سفر کے دنوں میں اپنے صاحبزادگان کو بھی خط لکھا کرتے، جس میں ان کی تعلیم و تربیت اور درسگاہ کے انتظام وانصرام سے متعلق ہدایات ہوتیں۔ آپ کے مکاتیب روحانی اسرار و رموز اور اہم علمی نکات سے پر ہوتے؛ چنانچہ محفوظ کر لیے جاتے یا آپ کے تلامذہ ان کی نقول اپنے پاس محفوظ کر لیتے اس طرح مکتوبات کے کئی مجموعے تیار ہو گئے۔ ہم حضرت کے مکتوبات کو دو حصوں میں تقسیم کریں گے: مطبوعہ مکتوبات اور غیر مطبوعہ مکتوبات۔

مطبوعہ مکتوبات:

آپ کی اولین سوانح ''انوارِ مرتضوی'' میں آپ کے خطوط کا ایک قابل قدر حصہ بھی شامل کیا گیا تھا ان میں زیادہ تر خطوط آپ کے تلامذہ و مریدین کے نام ہیں، جن میں ان کے علمی استفسارات کے جوابات دیے گئے ہیں یا سلوک و طریقت سے متعلق رہنمائی ہے۔ ایک خط آپ کے استاذ محترم مولانا غلام نبی للّٰہی کی جانب بھی لکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں چند معاصر علماء و فقراء کے نام خطوط بھی اس حصہ میں شامل ہیں۔ (10)

آپ کے چند اہم خطوط کا اُردو ترجمہ ڈاکٹر طفیل سالک (سابق سربراہ شعبہ فلسفہ، گورنمنٹ کالج لاہور) نے کیا ہے اور انہیں رسائل مرتضویہ کے نام سے شائع کیا ہے۔ رؤیت باری تعالی، حقیقت معراج، حیات انبیاء، حیات النبی ﷺ اور ردّ قادیانیت وغیرہ ان مکاتیب کے اہم موضوعات ہیں۔

غیر مطبوعہ مکتوبات

مکاتیب مرتضویہ:

مکاتیب کا یہ مجموعہ حضرت غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں مرتب ہو گیا تھا۔ حضرت نے خود اس کا مقدمہ بھی لکھا تھا، تاہم ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکا۔ اس کا قلمی نسخہ آپ کے شاگرد رشید مولانا قاضی عطا محمد کے خاندان کے پاس نلی ضلع خوشاب میں موجود ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

مجموعہ مولانا عبدالطیف سوہاوی:

اس مجموعہ کا خطی نسخہ پروفیسر محمد نصر اللہ معینی صاحب کے پاس محفوظ ہے اس میں سے کچھ خطوط طبع ہو کر اہل فکر و نظر کی ذوق طبع کا سامان بن چکے ہیں۔

متفرق خطوط:

یہ بھی کثیر تعداد میں ہیں۔ان میں سے کچھ تو آپ نے اپنی اولاد اور اعزاء کے نام لکھے تھے ، بعض آپ کے تلامذہ اور متعلقین کے نام ہیں۔

مکاتیب کے اہم موضوعات اور طرز تحریر:

بیشتر رسائل عربی اور فارسی زبان میں لکھے گئے ہیں۔انداز بیان سادہ ہے ،البتہ آغاز کلام میں فی زمانہ رائج القابات و خطابات ضرور لکھا کرتے تھے۔اہم شرعی یا علمی موضوعات سے متعلق بات ہوتی تو محض قیاس آرائی سے کام نہیں لیتے تھے ، بلکہ قرآن کریم اور احادیث و آثار سے دلائل کے ساتھ بات کرتے۔آپ کے خطوط کے اہم موضوعات یہ ہیں:

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی ترغیب تعلیم و تعلم کی ترغیب

فکر آخرت امراض باطنیہ کا علاج مصائب پر صبر

واقعات و حوادث میں کارفرما حکمت الٰہی

اہل دنیا سے اجتناب محبت الٰہی کے ثمرات

ایذا رسانی سے پرہیز سماع کے جواز کی شروط

خواتین سے حسن سلوک طالب علموں کی نفسیات اور ان سے تعلق کی نوعیت

خوابوں کی تعبیر حکمت تبلیغ

فقہی مسائل حیاۃ النبی بعد الوفات

صحبت صالحین کے فضائل مساجد کی تعمیر (11)

ملفوظات:

دانشور ادباء، اولیاء اور علماء، کے اقوال و ملفوظات جمع کرنے کی روایت بہت قدیم ہے ، خصوصاً اہل تصوف کے یہاں ملفوظات جمع کرنے کی روایت بہت مضبوط رہی ہے ؛ چنانچہ اس ضمن میں بڑے ضخیم اور وقیع مجموعہ ہائے ، ملفوظات مرتب کیے گئے ، جن میں سے بعض کو علم تصوف میں دستور کی حیثیت حاصل ہے۔

حلیۃ الاولیاء، فوائد الفواد، خیر المجالس، اسرار الاولیاء وغیرہ اس کی بڑی مثالیں ہیں۔ان اقوال و ملفوظات سے جہاں کہنے والے کے علمی مقام و مرتبہ اور اس کے شخصی کردار و اخلاق کا اندازہ ہوتا ہے وہیں یہ علم و معرفت کی پیاس رکھنے والوں کے لیے سلسبیل و تسنیم کا مقام رکھتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ کم گو تھے ، لیکن خیر الکلام ما قل ودل کے مصداق جو گفتگو کرتے علم و دانش اور اسرار و معرفت سے لبریز ہوتی ، جسے آپ کے بعض تلامذہ لکھ لیا کرتے۔بعض ازاں ان ملفوظات کے کئی مجموعے تیار ہوئے ، ان میں سے کچھ مجموعہ جات مثلاً:

مجموعہ میاں اللہ دین خوشابی اور مجموعہ مولوی نور محمد دہالوی کا ذکر آپ کے سوانح میں ملتا ہے۔(12) لیکن وہ حوادث زمانہ سے ناپید ہو گئے ہیں اور تاحال دریافت نہیں ہو سکے تاہم دستیاب ملفوظات میں مجموعہ از مولانا عبدالرسول بکھرویؒ (۱۳) اور کتاب ''نجم الہدیٰ'' از مولانا محبوب عالم سوہاویؒ قابل ذکر ہیں۔مشہور عالم اور شاعر مولانا محبوب عالم سوہاویؒ نے ''نجم الہدیٰ'' کے علاوہ اپنی دیگر کتب مثلاً: ''نور الابصار'' اور ''من و سلویٰ'' میں آپ کے چند ملفوظات کو شعری صورت میں لکھا ہے۔ان میں سے کچھ شعری قالب میں ڈھالے ہوئے ملفوظات کتاب ''انوارِ مرتضوی'' میں بھی مذکور ہیں۔(۱۴)

درسگاہ:

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ تحصیل علوم سے فراغت کے بعد آبائی علاقہ بیربل شریف میں واپس آئے تو آپ نے ایک ایسی عظیم الشان درس گاہ کی بنیاد رکھی جو ہمہ گیر زوال کے اس دور میں مسلمانان ہند کے لیے امید کی کرن ثابت ہوئی۔آپ کی قائم کردہ درس گاہ کے چیدہ چیدہ خدوخال کچھ اس طرح ہیں:

مسجد:

مسجد کو اسلامی ثقافت میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی مسجد نظام صلوٰۃ کے مقام کے ساتھ ساتھ اسلامی جامعہ اور مسلم کمیونٹی سنٹر بھی رہی ہے مسجد کی اس اہمیت کے پیش نظر آپ نے اپنے والد محترم کی قائم کردہ مسجد کو ہی اپنی پہلی درس گاہ بنایا۔ بعد ازاں بیربل شریف میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کروائی۔ مسجد کا برآمدہ، صحن اور اس میں لگے درخت کا سایہ بطور کلاس روم استعمال ہوتے۔ مسجد سے ملحقہ حجرے طالب علموں کی رہائش اور لائبریری وغیرہ کے لیے استعمال کیے جاتے۔

خانقاہ:

بستی سے باہر شرق کی جانب خانقاہ میں ایک مسجد بھی تعمیر کی گئی جہاں حفظ و ناظرہ اور ابتدائی تعلیم کی کلاسز ہوا کرتیں، آپ کے صاحبزادگان میں سے ایک اس مدرسہ کے نگران تھے۔

حفظ و ناظرہ:

آپ کو قرآن کریم سے قلبی وابستگی تھی، آپ نے خود بھی صغر سنی میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا، اپنی تمام اولاد بیٹوں، پوتوں سب کو اس نعمتِ عظمیٰ سے مالا مال کیا۔ جب آپ نے مدرسہ شروع کیا تو علاقہ میں خال خال ہی کوئی حافظ ملتا تھا، لیکن آپ کے درس قرآن اور تحریک حفظ قرآن کے نتیجہ میں پورا علاقہ حفاظ سے بھر گیا۔(15)

دار الافتاء:

فتویٰ نویسی کی ذمہ داری مفتی شاہ عالمؒ(16) کے ذمہ تھی، لیکن فتوی جاری ہونے سے پہلے آپ کی نظر سے گزار نا ضروری ہوتا، جن اہم مسائل کی تحقیق مطلوب ہوتی آپ خود ان کی تحقیق کرتے اور مکمل اطمینان کے بعد فتوی جاری ہوتا۔

لائبریری:

مدرسہ اور کتب خانہ لازم و ملزوم ہیں چنانچہ آپ نے مدرسہ قائم کیا تو ملک بھر سے ہر علم و فن کی کتابیں جمع کیں۔ نایاب کتابوں کی نقول تیار کروا کر رکھیں۔ جب لاہور آتے تو بڑے پبلشرز اپنی کتابوں کی فہارس لے کر حاضر ہو جاتے۔ بعض اوقات آپ نے اتنی زیادہ کتابیں خریدیں کہ اونٹوں یا گدھوں، اس وقت عموما بار برداری کے یہی ذرائع تھے، پر لاد کر بیربل شریف پہنچائی گئیں۔ آپ کے تقریبا تمام تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ آپکی لائبریری پنجاب کی بڑی لائبریریوں میں شمار ہوتی تھی۔

آپ کے تربیت یافتہ افراد کا مختصر تعارف:

آپ رحمۃاللہ علیہ سے اکتساب فیض کرنے والوں میں سے کئی سعادت مند آسمان علم و عرفان پر ستارے بن کر روشن ہوئے اور ان کے علم و فضل کا ایک زمانہ معترف رہا۔ ان خوش نصیب حضرات و خواتین کی ایک طویل فہرست ہے، جس کا یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں۔ صرف چند مشہور علماء و صوفیاء کا تذکرہ کریں گے، جنہوں نے آپ سے تربیت حاصل کی اور پھر ہندوستان کے طول و عرض میں خدمت دین و ملت میں مصروف رہے:

حضرت خواجہ محمد عمر بیربلویؒ: حضرت کے پوتے ہیں اور آپ کے شاگرد بھی۔ تحصیل علوم کے بعد گورنمنٹ کالج پشاور میں لیکچرر مقرر ہوئے بعد ازاں ملازمت سے استعفیٰ دے کر خلق خدا کی ہدایت و رہنمائی میں مشغول ہو گئے۔ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں، جن میں "انقلاب الحقیقت"، "قرآنی حقائق (قرآنی نظریہ حیات و طریقت کی حقیقت)"، "سلوک اور مقصدِ سلوک"، "توحید"، "صراط مستقیم"، "زنبیل عمر" اور "حقائق و معارف" قابل ذکر ہیں۔(17)

حضرت محمد فخر الدین بیربلویؒ: حضرت کے حفید رشید تھے، بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے۔ علم طب میں بھی خاص دسترس تھی۔ ۷ا سال کی عمر تک اپنے دادا، والد اور چچا سے تمام اسلامی علوم کی تحصیل و تکمیل کے بعد عازم دہلی ہوئے، جہاں حکیم اجمل خان سے طب کی تعلیم حاصل کی، پھر کچھ عرصہ لاہور میں مفتی سلیم اللہؒ سے عملی طب کی تربیت حاصل کرنے کے بعد بیربل شریف واپس چلے گئے اور خدمت خلق میں مصروف ہو گئے۔ آپ کی تالیفات میں سے کتاب "فیضان میروی" اور "مثنوی سفر معرفت" چھپ کر منصہ شہود پر آچکی ہے۔ جبکہ دیگر کتب اور متفرق مضامین قلمی نسخوں کی صورت میں ادارہ معین الاسلام کی لائبریری میں محفوظ ہیں۔(18)

میاں شاہ عالمؒ: میاں شاہ عالمؒ نے تمام ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل مولانا غلام مرتضیٰؒ کی زیر نگرانی کی، علم فقہ میں ماہر تھے افتاء کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی۔ میاں صاحب علم ہیئت اور علم الساعۃ میں ملکہ رکھتے تھے۔ آپ نے اوقات نماز کے لیے کئی اوقات نامے، جدول، دھوپ گھڑیاں اور مقیاس ایجاد کیے۔ میاں صاحب نے ایک ایسی گھڑی

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

خود بنائی تھی جو اوقات نماز پر آواز پیدا کرتی (ایک طرح کا الارم)۔ اور حضرت ان ساری سرگرمیوں میں ان کی مدد فرماتے۔(19) ان معلومات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃاللہ علیہ نقلی علوم کے ساتھ ساتھ عقلی علوم کی تحصیل بھی ضروری سمجھتے تھے۔

شیخ احمد حسن سرہندیؒ: حضرت مجدد الف ثانیؒ کی درگاہ کے صاحب سجادہ کے بھتیجے تھے۔ حضرت کے سفر سرہند میں آپ کے مرید ہوئے اور پھر عرصہ دو سال بیر بل شریف میں تکمیل علوم اور سلوک کی تربیت کی غرض سے مقیم رہے۔ عمر بھر خدمت دین میں مصروف رہے۔(20)

مولانا محبوب عالم سوہاویؒ: تمام عقلی و نقلی علوم حضرت کے زیر سایہ حاصل کیے، تبحر عالم اور شاعر تھے۔ مولانا غلام مرتضیٰؒ اپنے شاگرد کی صلاحیتوں کے خود بھی معترف تھے چنانچہ جو خطوط مولانا سوہاویؒ اپنے استاد مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لکھے۔ حضرت نے ان کا ایک مجموعہ مکاتیب محبوبیہ کے نام سے مرتب کرایا۔ مولانا سوہاویؒ کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں تفسیر سورۃ الفجر، حالات سید الانام، نجم الہدی، من و سلویٰ، نور الابصار، موج رحمت، شعلہ عرش، وصال محبوب، ربقۃ الاسلام وغیرہ اہم ہیں۔ آپ نے قصیدہ نبویہ کے نام سے ایک غیر منقوط قصیدہ بھی لکھا تھا۔(21)

صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ: قصور کے رہنے والے تھے، صاحب علم و فضل تھے آپ کے علمی آثار میں سے ایک کتاب ''خزینہ معرفت'' ہے۔(۲۲)

میاں محمد شفیع سجادہ نشین درس میاں وڈا لاہور: شہنشاہ اکبر اور شاہجہاں کے دور کے مشہور عالم دین اور سہروردی سلسلہ کے بزرگ حافظ محمد اسمٰعیل المعروف میاں وڈا (۲۳) کی خانقاہ کے سجادہ نشین تھے، باطنی علوم کی تحصیل اور سلوک روحانی کے لیے آپ کی بیعت کی۔ آپ کے آثار میں ایک کتاب 'تذکرہ حضرت میاں وڈا'' ہے۔

مولانا عبدالرسول بکھرویؒ: آپ کے شاگرد تھے بڑے عالم اور شاعر تھے۔ بکھر بار کے علاقے میں خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی اولین سوانح ''انوار مرتضوی'' انہی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی دیگر کتب میں سے خلاصۃ الطب، ہیضہ اور طاعون کا علاج، التحقیقات العمدۃ فی ذبیحۃ فوق العقدۃ فی ضوء احکام الشریعۃ وغیرہا اہم ہیں۔

مولانا غلام مرتضیٰ پٹیالویؒ: آپ کے شاگرد رشید تھے۔ ریاست پٹیالہ میں مدرسہ قائم کیا اور اسلامی علوم کی اشاعت میں مصروف رہے۔ مذکورہ شخصیات کے علاوہ مولانا شیخ احمد صاحبؒ، مولانا محمد سلیم دہلوی، میاں خلیل کشمیری(24)، حضرت میاں علی محمد، مولانا شمس الدین سیسروی، سید محمد شاہ سجادہ نشین قصور اور مولانا قاضی عطا محمد جیسے صاحبان علم و فضل کی ایک طویل فہرست ہے جس کا احاطہ کرنا اس مضمون میں ممکن نہیں۔

خواتین کی تعلیم و تربیت

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰؒ اپنے ہم عصر علماء میں اس حیثیت سے بھی ممتاز ہیں کہ آپ نے برصغیر کے روایتی علماء کے برعکس خواتین کی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام کیا؛ چنانچہ حضرت سے اکتساب علم کرنے والوں میں خواتین کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی جن میں سے کچھ خواتین کے نام اور ان کی علمی و روحانی استعداد کا تذکرہ آپ کی سوانح حیات میں ملتا ہے۔(25) آپ نے ان کو وعظ و نصیحت کرنے کے لیے الگ دن مقرر کر رکھا تھا۔ آپ مرد و زن کے اختلاط کو ناپسند فرماتے؛ چنانچہ وعظ کے دوران آپ کے اور خواتین کے درمیان پردہ حائل رہتا۔ خواتین اپنے مسائل آپ کی طرف لکھ بھیجتیں اور آپ ان کو جوابات مرحمت فرماتے۔

وصال

۱۵ رجب ۱۳۲۱ھ بمطابق ۷، اکتوبر ۱۹۰۳ء کو آپ نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ ہندوستان (برصغیر پاک وہند) کے بہت سے جلیل القدر علماء نے آپ کی رثاء میں اردو، عربی اور فارسی زبان میں قصائد منظوم کیے، جو برصغیر کے شعری ادب میں ایک حسین اضافہ ہیں۔

خانوادہ مرتضوی کے صاحبان سعادت اور بلند مراتب نفوس قدسیہ

آپ کی وفات سے علم و عرفاں کا ایک درخشاں سورج بظاہر اس دنیا سے غروب ہو گیا مگر کچھ ہی عرصہ بعد اسی ماہتاب علمی کا فیض حضرت صاحبزادہ پروفیسر محبوب حسین کی صورت میں سپیدہ سحر بن کر یوں ابھرا جو آج آسمان علم و معرفت پر پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے۔

حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ علیہ الرحمہ کی اولاد امجاد کا تذکرہ، خاص طور پر اس ضمن میں حضرت صاحبزادہ پروفیسر محبوب حسین صاحب اور آپ کے عظیم علمی شاہکار ادارہ معین الاسلام سے متعلق تذکرہ دوسری قسط میں کریں گے کیوں کہ اس مقام پر ان تفصیلات کا ذکر ممکن نہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْعُلَمَآءُوَرَثَةُالْأَنْبِيَآء ''(26) کے مصداق امت محمدیہ کے یہ قابل فخر نفوس قدسیہ انبیاء کرام کی دعوت و تبلیغ دین کی ذمہ داری ہر زمانہ میں بطریق احسن انجام دیتے چلے آئے ہیں حتی کہ ہمہ جہت زوال کے اس دور میں بھی جب پوری دنیا میں اہل اسلام کے لیے عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ان نفوس قدسیہ نے اسلامی تعلیمات کی شمع کو بجھنے نہیں دیا۔

يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُوْرَهُ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔(۲7)

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

☆☆☆☆☆

حوالے

۱۔ بکھروی، عبدالرسول (۱۳۹۴ھ۔ق)، انوارِ مرتضوی، ص ۴۳
۲۔ معینی، محمد نصراللہ، پروفیسر (۲۰۲۳م)، مقدمہ فیضان میروی، ص ۱۰۲
۳۔ بیر بلوی، محمد عمر، صاحبزادہ (۲۰۰۶م)، انقلاب الحققیت، ص ۱۹
۴۔ قادری، محمد عبدالحکیم شرف (۲۰۱۲م)، ضمیمہ رسائل مرتضویہ مرتب و مترجم، سالک، ڈاکٹر محمد طفیل، ۴۵
۵۔ بیر بلوی، محمد عمر، صاحبزاد (۲۰۰۱م)، حالات حضرت غلام مرتضیٰ، ص ۷۸
۶۔ القرآن الکریم، سورۃ الاسراء، الآیۃ: ۸۱
۷۔ بیر بلوی، محمد عمر، صاحبزادہ (۲۰۰۱م)، ''حالات حضرت غلام مرتضیٰ بیر بلوی''، ص ۳۵
۸۔ بیر بلوی، محمد عمر، صاحبزادہ (۲۰۰۸م)، ''تذکرہ اعلیٰ حضرت''، ص ۷۹
۹۔ معینی، پروفیسر محمد نصراللہ، (۲۰۰۹م)، مقدمہ گلدستہ احادیث ترجمہ نزہۃ الناظرین، ص: ۱۹
10۔ بکھروی، عبدالرسول (۱۳۹۴ھ۔ق)، انوارِ مرتضوی، ص ۱۰۷ تا ۷۷
۱۱۔ بیر بلوی، غلام مرتضیٰ، خواجہ، (۱۳۹۴ھ۔ق)، ''مکتوبات مرتضویہ''، مخطوط، ص: ۵۴
۱۲۔ سالک، محمد طفیل، (۲۰۱۲م)، ''رسائل مرتضویہ''، ص ۲۳
۱۳۔ بجنوری، حسن، محمد (۱۳۷۰ھ۔ق)، ''حالات مشائخ نقشبندیہ''، ص ۱۲۴
۱۴۔ توکلی، محمد نور بخش (۲۰۱۲م)، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۲۸
۱۵۔ بیر بلوی، محمد عمر، صاحبزادہ (۲۰۰۸م)، ''تذکرہ اعلیٰ حضرت''، ص: ۱۵
۱۶۔ خان، غلام عابد (۱۹۹۸م)، انوار عمر، لاہور، ص: ۲۰۳
۱۷۔ سوہاوی، محبوب عالم (۱۳۰۷ھ۔ق)، ''مکتوبات محبوبیہ'' مخطوط، ص ۱۳
۱۸۔ معینی، محمد نصراللہ، (۲۰۲۲م)، مقدمہ فیضان میروی، مرتبہ: ص ۵۱
۱۹۔ بکھروی، عبدالرسول (۱۳۹۴ھ۔ق)، انوارِ مرتضوی، ص ۸۵
۲۰۔ سوہاوی، مولانا عبداللطیف، مکتوبات شیخ غلام مرتضیٰ، قلمی نسخہ، ص: ۳۳
۲۱۔ عبیدالرحمن، محمد، (۲۰۰۶م)، فضل عمر، لاہور، ص ۱۲۴
۲۲۔ بکھروی، عبدالرسول (۱۳۹۴ھ۔ق)، انوارِ مرتضوی، ص ۹۰

۲۳۔ ضیائے حرم،(۲۰۱۳م)،ماہنامہ، بھیرہ شریف، سرگودھا، شمارہ ۴۔۵، ص ۲۷

۲۴۔ للہی، مطلوب الرسول، صاحبزادہ(۱۹۸۶م)، گوہر عمر، ص:۱۹۸

۲۵۔ بیر بلوی، غلام مرتضیٰ، خواجہ،(۲۰۱۳م)، شمس الضحیٰ شرح بدر الدجیٰ، مقالہ: محمد اکرم نظامی، ص، ۲۲

۲۶۔ صحیح البخاری/فضائل الصحابۃ ۶(۳۶۸۸)،والأدب ۹۵(۶۱۶۷)،و۹۶(۶۱۷۱)،والأحکام ۱۰(۷۱۵۳)، صحیح مسلم/البر والصلۃ ۵۰(۳۶۳۹) (تحفۃ الأشراف:۵۸۵)،و مسند احمد(۳/۱۰۴،۱۱۰،۱۵۹،۱۶۵،۱۶۷،۱۶۸،۱۷۳،۱۷۸،۱۹۲،۱۹۸،۲۰۰)،(حدیث الصحیح)

۲۷۔ القرآن، سورۃ التوبۃ، الآیۃ:۳۲

کتابیات

- القرآن الکریم
- بجنوری، حسن، محمد(۱۳۷۰ھ۔ق)، ''حالات مشائخ نقشبندیہ''، اللہ والے کی دکان، لاہور
- بکھروی، عبدالرسول(۱۳۹۴ھ۔ق)، انوارِ مرتضوی، مکتبہ دار العلوم عطائیہ، نلی شریف، خوشاب
- بیر بلوی، محمد عمر، صاحبزاد،(۲۰۰۱م)، حالات حضرت غلام مرتضیٰ، المکتبۃ المرتضویہ، بیر بل، سرگودھا
- بیر بلوی، غلام مرتضیٰ، خواجہ(۲۰۱۳م)، شمس الضحیٰ شرح بدر الدجیٰ، محمد اکرم نظامی، مقالہ: پی ایچ۔ڈی عربی، پنجاب یونیورسٹی لاہور، T-Arb ii-51
- بیر بلوی، غلام مرتضیٰ، خواجہ(۲۰۰۹م)، ''نزہۃ الناظرین'' اردو ترجمہ ''گلدستہ حدیث''، سالک، محمد طفیل، المکتبۃ المرتضویہ، بیر بل شریف، سرگودھا
- بیر بلوی، محمد عمر، صاحبزادہ(۲۰۰۸م)، ''تذکرہ اعلیٰ حضرت''، ادارہ تصوف، لاہور
- بیر بلوی، محمد عمر، صاحبزادہ،(۲۰۰۶م)، انقلاب الحققیت، طبع دوم، ادارہ تصوف، لاہور
- توکلی، محمد نور بخش(۲۰۱۲م)، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مشتاق بک کارنر، لاہور
- خان، غلام عابد(۱۹۹۸م)، انوار عمر، احباب پبلشرز، لاہور
- سالک، محمد طفیل،(۲۰۱۲م)، ''رسائل مرتضویہ''، مکتبہ شمس و قمر، لاہور
- سوہاوی، محبوب عالم(۱۳۰۷ھ۔ق)، ''مکتوبات محبوبیہ'' مخطوط، ذاتی لائبریری، مفتی محمد زبیر لاہور
- سوہاوی، مولانا عبداللطیف، مکتوبات شیخ غلام مرتضیٰ، قلمی نسخہ
- صحیح البخاری/فضائل الصحابۃ ۶(۳۶۸۸)، والأدب ۹۵(۶۱۶۷)، و۹۶(۶۱۷۱)، والأحکام ۱۰(۷۱۵۳)، صحیح مسلم/البر والصلۃ ۵۰(۳۶۳۹)،(تحفۃ الأشراف :۵۸۵)، و مسند احمد(۳/۱۰۴،۱۱۰،۱۵۹،۱۶۵،۱۶۷،۱۶۸،۱۷۳،۱۷۸،۱۹۲،۱۹۸،۲۰۰)،(حدیث الصحیح)
- ضیائے حرم،(۲۰۱۳م)، ماہنامہ، شمارہ ۴۔۵، دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف، سرگودھا
- عبید الرحمٰن، محمد(الدکتور)(۲۰۰۶م)، فضل عمر، ادارہ تصوف، لاہور
- قادری، محمد عبدالحکیم شرف(۲۰۱۲م)، ضمیمہ رسائل مرتضویہ مرتب و مترجم، سالک، ڈاکٹر محمد طفیل،
- للہی، مطلوب الرسول، صاحبزادہ(۱۹۸۶م)، گوہر عمر، زاویہ پبلشرز، لاہور
- معینی، پروفیسر محمد نصر اللہ،(۲۰۰۹م)، مقدمہ گلدستہ احادیث ترجمہ نزہۃ الناظرین، زاویہ پبلیشرز، لاہور
- معینی، محمد نصر اللہ،(۲۰۲۲م)، مقدمہ فیضان میروی، مرتبہ: المکتبۃ المرتضویہ، بیر بل شریف، سرگودھا

❖❖❖